بسم اللہ الرحمن الرحیم

یقین مرد مسلمان کا

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

کون نہیں جانتا کہ یقین دنیا کی بہت بڑی طاقت ہے ، ایک شخص کے یقین نے بعض اوقات ہزاروں لاکھوں انسانوں کے شک و تذبذب پر فتح پائی ہے ، جب کبھی کوئی مرد خدا کسی بات پر پہاڑ کی طرح جم گیا ہے اور اس نے حالات کے سامنے سپر ڈالنے سے انکار کر دیا ہے اور اپنے یقین کا رشتہ مضبوط ہاتھوں سے تھام لیا ہے تو زمانہ کے بہتے ہوئے دھارے کا منہ پھر گیا ہے ، بڑے بڑے دوربینوں اور مبصروں کے اندازے غلط نکل گئے ہیں اور ان کی پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی ہیں اور اس شخص کا یقین آفتاب کی طرح شکوک و اوہام کے بادلوں اور خطرات اور اندیشوں کی کہر میں سے نمودار ہوا ہے ۔

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ میں اس یقین اور اس کی فتحیابی کی عجیب عجیب مثالیں ملتی ہیں آسمانی صحیفوں اور انبیاء علیہم السلام کی سیرتوں نے بھی اس کے بہت سے عجائبات پیش کئے ہیں جن کو پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور وہ یقین و ایمان کا ایک معجزہ معلوم ہوتا ہے خیال فرمائیے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر جارہے ہیں ۔ بحر احمر کی خاکنائے کو عبور کر کے جزیرہ نمائے سینا پہونچنا چاہتے ہیں مگر اللہ کو کچھ اور منظور ہے وہ راہ غلط کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ یہی وہ سیدھا راستہ تھا جو اللہ کو منظور تھا، صبح کا تڑکا ہوتا ہے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بجائے شمال میں جانے کے وہ مشرق کی طرف چلتے رہے ہیں اور اب بحر احمر (قلزم) کے کنارے کھڑے ہیں اور سمندر اپنی پوری طغیانیوں کے ساتھ بہہ رہا ہے ، دفعتہً کان میں آواز آتی ہے وہ آگئے ! حضرت موسیٰؑ مڑ کر دیکھتے ہیں تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ سر پر آیا چاہتا ہے ، بنی اسرائیل چیختے ہیں کہ موسیٰ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا تھا کہ تم نے چوہوں کی طرح ہمارے مارنے کا انتظام کیا، کیا ہمارے ہلاک ہونے میں کوئی کسر باقی ہے ۔اِنَّا لَمُدْرَکُونَ ہم تو پکڑے گئے ، تصور کیجئے وہ کون سا پہاڑ ہے جو اس موقع پر ڈگمگا نہ جائے

www.abulhasanalinadwi.org

کونسی طاقت ہے جو ایسی کھلی ہوئی حقیقت کے سامنے ہار نہ مان لے لیکن پیغمبر کا یقین کھلے ہوئے مشاہدات اور عریاں حقائق پر بھی غالب آتا ہے ان کے نزدیک آنکھیں دھوکہ دے سکتی ہیں کان غلط سن سکتے ہیں حواس خطا کر سکتے ہیں مگر اللہ کی بات غلط نہیں ہو سکتی اور اس کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ حضرت موسیٰؑ نے پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ جواب دیا "کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ" ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے ضرور راستہ پر لگائے گا اور منزل پر پہونچائے گا ، اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب جانتے ہیں۔

دوسری مثال لیجئے مکہ معظمہ میں مسلمان قریش کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں ، ہر مسلمان کی جان خطرے میں ہے صبح ہوتی ہے تو شام کا بھروسہ نہیں اور شام ہوتی تو صبح کا یقین نہیں، اسلام کا بظاہر دنیا میں کوئی مستقبل نہیں معلوم ہوتا جو دن گزر رہا ہے غنیمت معلوم ہوتا ہے ایسی حالت میں ایک مظلوم غریب مسلمان خباب ابن الارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ بیت اللہ کے سائے میں بیٹھے ہیں ، خباب عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

www.abulhasanalinadwi.org

پانی سر سے اونچا ہوگیا اب تو آپ ﷺ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے آنحضرت ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوش آجاتا ہے سنبھل کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بس خباب گھبرا گئے، پہلی امتوں میں تو یہ ہوا ہے کہ مومن کو گڑھا کھود کر گاڑ دیا گیا ہے اور سر پر آرا رکھ کر چلایا گیا ہے یہاں تک کہ اس کے بدن کے دو ٹکڑے ہو کر گر گئے ہیں اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کو ہڈیوں سے جدا کر دیا گیا ہے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا تھا، خدا کی قسم اللہ اپنے دین کو مکمل کر کے رہے گا۔ یہاں تک کہ (اس دین کی عمومیت اور اس کے غلبہ کا) یہ حال ہوگا کہ سوار صنعاء سے حضرموت تک (سیکڑوں میل کی مسافت) چلا جائے گا اور اس کو اللہ کے سوا کسی کا کھٹکا نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اس کو بھیڑیئے سے خطرہ ہو کہ وہ اس کی بکریوں پر حملہ کرے لیکن تم جلدی بہت کرتے ہو۔

(بخاری)

خیال فرمائیے عرب کی اس وقت کی بدامنی و خونریزی، غارت گری اور پھر اسلام کی مغلوبیت اور کمزوری کو دیکھتے ہوئے ایسی بعید از قیاس پیشن گوئی اس شخص کے سوا کون کر سکتا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے جس کو نبوت کا یقین حاصل ہو!

دوسرا موقع اس سے کچھ کم نہیں، حالت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ مدینہ جارہے ہیں، کمزوری اور غربت کا یہ حال ہے کہ مکہ جیسا عزیز وطن چھوڑنا پڑ رہا ہے اور راستہ کا بھی اطمینان نہیں، پیچھے سے قریش کی دوڑ آرہی ہے۔ آخر یہ واقعہ پیش آگیا، سراقہ بن جعشم تیز رفتار گھوڑے پر پورے ہتھیار لگائے سر پر پہونچ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر کہا یا رسول ﷺ اللہ دوڑ آگئی۔ فرمایا۔ گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے، آپ نے دعا فرمائی اور گھوڑا گھٹنوں گھٹنوں زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا کہ یا محمد ﷺ دعا کیجئے میں اس مصیبت سے چھوٹ جاؤں میرا ذمہ ہے کہ تعاقب کرنے والوں کو واپس کردوں گا، آپ ﷺ نے دعا فرمائی گھوڑا نکل آیا، سراقہ نے پھر تعاقب کا ارادہ کیا پھر وہی واقعہ پیش آیا، پھر اس نے درخواست کی، اس مرتبہ نکل کر اس نے اپنے اونٹوں کی پیش کش کی، فرمایا ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔ جب جانے لگا تو کہا سراقہ وہ کیا وقت ہوگا جب تمہارے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے سراقہ غریب کی سمجھ میں نہ

www.abulhasanalinadwi.org

آیا کہ کبھی ایسا وقت آسکتا ہے کہ شہنشاہ ایران کے کنگن ایک غریب اعرابی کے ہاتھ میں ہوں، اس نے بڑی بے ساختگی سے پوچھا کیا کسریٰ ابن حرمز کے کنگن ؟ فرمایا ہاں! فرمائیے ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں وہ کون سی نگاہ ہو سکتی ہے جو عرب کے ایک بدو کے ہاتھ میں شہنشاہ ایران کے کنگن دیکھتی ہے اور اس کی زبان اس کے پیشین گوئی کرتی ہے ، کیا ظاہری حالت کے لحاظ سے اس کا کوئی امکان پایا جاتا ہے ؟ یہی نگاہ نبوت ہے جو مستقبل کے افق پر دھندلے دھندلے ستارے دیکھ لیتی ہے اور جس کو ظاہری قیاسات اور واقعات کے خلاف پورے یقین کے ساتھ ایک واقعہ کی اطلاع دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔

اب مدینہ آئیے ، مدینہ کے گرد خندق کھودی جارہی ہے، اللہ کا رسول خود کھودنے میں مشغول ہے ایک پتھر ایسا آجاتا ہے جس پر کدالیں اور پھاوڑے کام نہیں کرتے ، صحابہؓ حضور ﷺ سے عرض کرتے ہیں آپ ﷺ تشریف لے جاتے ہیں ، حالت یہ ہے کہ پیٹ پر دو دو پتھر بندھے ہوئے ہیں، کدال مارتے ہیں تو پتھر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے اور اس سے ایک چمک نکلتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

ارشاد ہوتا ہے کہ اس روشنی میں میں نے ایران کا سفید محل اور شام کا زرد محل دیکھا ہے تم ان محلوں کو فتح کروگے ، تصور کیجئے یہ وہ کہہ رہا ہے جس کے گھر میں کھانے کیلئے بھی نہیں ہے ایسے موقع پر کہہ رہا ہے کہ اسلام کا وجود اور مسلمانوں کی ہستی خطرہ میں ہے عرب کے قبائل مدینہ پر چڑھائی کر رہے ہیں اور موت و زندگی کا سوال ہے مگر پیغمبرانہ یقین کی روشنی ایسی ہی اندھیروں میں چمکتی ہے ۔

پیغمبروں کے بعد دنیا کی تاریخ میں یقین کی جو سب سے بڑی مثال ملتی ہے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہے اور اسی یقین و استقامت اور اتباع میں ان کی صدیقیت کا راز پنہاں ہے ان کے واقعات بتلاتے ہیں کہ وہ صدیق اکبر کے لقب کے پورے مستحق ہیں اور اہل بصیرت کا یہ کہنا بالکل حق ہے کہ ابوبکرؓ پیغمبر نہیں تھے مگر کام انہوں نے پیغمبروں کا سا کیا اور انھیں کی سی استقامت اور پختگی دکھائی ۔

صورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے سارے عرب میں ارنداد کی آگ پھیل گئی ہے ، خزاں میں جس طرح پتے جھڑیں اور ٹوٹی تسبیح کے دانے

www.abulhasanalinadwi.org

بکھیریں اسی طرح قبائل اسلام سے نکلتے جا رہے تھے، ایک ایک دن میں بیسیوں قبیلوں کے ارتداد کی خبر آئی تھی، یمن، حضرموت، بحرین، نجد کے تمام علاقے مرتد ہوگئے، اور نوبت یہاں تک پہونچی کہ قریش اور ثقیف صرف دو قبیلے اسلام پر قائم رہ گئے، یہودیت اور نصرانیت نے جو عرب سے جلاوطن ہو گئی تھیں سر اٹھایا، نفاق نے جو پہلے سوسائٹی کا ایک جرم اور پوشیدہ عیب تھا، نقاب الٹ دی اور لوگوں نے کھل کر شک و نفاق کی باتیں کرنی شروع کر دیں، مسلمانوں کی ہوا سارے عرب سے اکھڑ گئی اور ان کے دشمن شیر ہوگئے عرب مورخین نے بڑی بلاغت کے ساتھ اس وقت کے مسلمانوں کی بے بسی اور درماندگی کی تصویر کھینچی ہے وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس وقت وہ کیفیت ہو گئی تھی جیسے بارش کی رات میں بھیڑوں کی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے باڑہ میں دبک جاتی ہیں اور سردی سے ٹھٹھرنے لگتی ہیں۔

عین اس حالت میں یقین اور اطاعت وفدویت کی ایک عجیب و غریب مثال سامنے آتی ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کی تاریخ قاصر ہے، حضرت اسامہؓ کا لشکر جس کو رسول

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ ﷺ نے بھیجنے کے لئے تیار کیا تھا اور آپ کی وفات کی وجہ سے اس کا سفر ملتوی ہو گیا تھا تیار ہے اس لشکر میں مہاجرین اور انصار کے بڑے بڑے سردار اور میدان جنگ کے آزمودہ کار سپاہی ہیں ۔ خود حضرت عمرؓ بھی حضرت اسامہؓ کی ماتحتی میں ہیں ، یہ اس وقت کے مسلمانوں کی سب سے بڑی فوجی طاقت تھی، عقل و مصلحت شناسی کا فتوی کیا تھا، اور جس کو سیاست کہتے ہیں اس کا فرمان ناطق کیا تھا ؟ یہی کہ لشکر مدینہ میں ٹھہرے اور حملہ آوروں سے جن کا صبح و شام خطرہ تھا، مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے اس لئے کہ اس وقت اسلام کی بقاء مدینہ پر منحصر ہے لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ اس وقت اس لشکر کے کوچ کرتے ہی مدینہ پر حملہ ہو جائے گا، اس مشورے میں مدینہ کے تمام عقلاء شریک تھے لیکن بارگاہ نبوت کا مجذوب جس کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء پورا کرنا اور آپ کے ارادے کو عمل میں لانا ہی سب سے بڑی عقلمندی اور سیاست ہے ۔ صاف جواب دیتا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں ابوبکر کی جان ہے اگر مجھے اس کا بھی یقین ہو

جائے کہ جنگل کے درندے مجھے اٹھا لے جائیں گے تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء مبارک پورا کروں گا اور اسامہؓ کا لشکر بھیج کر رہوں گا۔ آپ نے تقریر کی، جہاد کے لئے تیار کیا اور حکم دے دیا کہ جو لوگ لشکر اسامہؓ میں داخل ہیں وہ اس کی قیام گاہ جرف میں پہونچ جائیں، چنانچہ لشکر اپنے مقام پر پہنچ گیا، حضرت ابوبکرؓ نے ان چند گنے چنے آدمیوں کو روک لیا جو ہجرت کر کے آئے تھے، اور ان کو اپنے قبائل کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا۔ جب لشکر کے سب آدمی جمع ہو گئے تو امیر لشکر حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیجا کہ ان کی طرف سے دوبارہ عرض کریں کہ لشکر کو واپس بلالیں، ان کے ساتھ تمام معززین صحابہؓ اور سرداران قبائل ہیں۔ لشکر کے کوچ کے بعد اس کا خطرہ ہے کہ دشمن خلیفہ اسلام اور ازواج مطہرات تک پر دست درازی کریں اور مشرکین ان کو مدینہ سے اٹھالے جائیں، انصار کا پیغام یہ تھا کہ لشکر پر زیادہ سن رسیدہ اور تجربہ کار آدمی کو امیر بنایا جائے، اسامہؓ بہت نو عمر ہیں، حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کا پیغام پہونچایا حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر مجھے کتے اور بھیڑیئے اٹھالے جائیں تو بھی

میں لشکر ضرور روانہ کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کا فیصلہ فرما گئے ہیں میں اس کو رد نہیں کر سکتا، اگر ساری بستیوں میں میں تنہا رہ جاؤں گا جب بھی اس فیصلہ پر عمل کروں گا ، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ انصار کا پیغام ہے کہ لشکر پر حضرت اسامہؓ سے زیادہ سن رسیدہ آدمی امیر مقرر کیا جائے ۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ جوش میں کھڑے ہو گئے اور حضرت عمرؓ کی داڑھی پکڑ کر کہا اللہ کے بندے ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہؓ کو مقرر کریں اور تم مجھے مشورہ دو کہ میں ان کو معزول کردوں ؟

اس گفتگو کے بعد حضرت ابوبکرؓ لشکر میں آئے اور ان کو رخصت کرنے کے لئے چلے ، آپ پیدل تھے اور حضرت اسامہؓ سوار، انہوں نے عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول ﷺ آپؓ سوار ہو جائیں ورنہ میں اترتا ہوں ، فرمایا نہ میں سوار ہوں گا، نہ تم اتروگے، اس میں کیا حرج ہے کہ میں گھڑی بھر اپنے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود کرلوں ،اس لئے کہ مجاہد کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سات سو درجے بلند ہوتے ہیں اور سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں ، جب واپس ہونے لگے تو حضرت اسامہؓ سے فرمایا کہ اگر تمہاری رائے ہو تو عمرؓ کو میری

www.abulhasanalinadwi.org

اعانت کے لئے چھوڑ جاؤ، انھوں نے بخوشی اجازت دی، پھر آپ نے ان کو وصیت فرمائی کہ دیکھنا خیانت نہ کرنا، عہد شکنی، مال غنیمت میں چوری سے سخت اجتناب کرنا، کسی بچہ، بوڑھے اور عورت کو نہ مارنا، کھجور کے درخت کو اکھاڑنا نہ جلانا نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، نہ کسی کی بکری، گائے اونٹ کو ذبح کرنا، اور دیکھو کچھ ایسے آدمی بھی تم کو ملیں گے جو عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہوں گے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا، کچھ ایسے نظر آئیں گے جو چاند صاف کرتے ہیں اور اس کے گردا گرد چوٹیوں کی طرح بال بڑھاتے ہیں ذرا تلوار سے ان کو ہوشیار کردینا، جاؤ اللہ کے نام پر روانہ ہو اور جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اس کو عمل میں لاؤ۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ اگر اس جگہ تاریخ میں خلا ہوتا اور عقل و قیاس کے قلم کو اس خلا کے پُر کرنے کی اجازت دی جاتی تو وہ لکھ دیتا کہ یہ ایک بڑی خطرناک سیاسی غلطی تھی، نتیجہ یہ ہوا کہ مدینہ پر حملہ ہوگیا اور مرکز اسلام دشمنوں کے نرغہ میں آگیا، لیکن اللہ کی قدرت کہ ابوبکرؓ نے تو اپنے عشق اور کمال اتباع میں یہ کام کیا تھا اور ان کو یقین تھا کہ منشائے

www.abulhasanalinadwi.org

نبوت پورا کرنے میں کوئی خطرہ پیش نہیں آسکتا بلکہ خطرات کا علاج ہی یہی ہے اور قدرت الٰہی نے اس کی تصدیق کی۔ مورخین لکھتے ہیں کہ اس لشکر کے روانہ ہونے سے سارے عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی، لوگ کہتے تھے کہ اگر مسلمانوں کے پاس طاقت نہ ہوتی تو اس لشکر کو حملہ کے لئے کیوں بھیجتے، چنانچہ جو لوگ ارادہ بد رکھتے تھے وہ چوکنے ہوگئے اور مدینہ پر حملہ کرنے کا خیال دل سے نکال دیا۔ مورخ ابن اثیر کے الفاظ ہیں وکان انفاذ جیش اسامۃ اعظم الامور نفعا للمسلمین اسامہؓ کے لشکر کا روانہ ہونا مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ مفید ثابت ہوا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم راسخ کا ایک نمونہ دنیا دیکھ چکی تھی لیکن ابھی عشق و یقین، اور عقل مصلحت اندیش کا ایک معرکہ باقی تھا، وفات نبوی ﷺ کے متصل ہی عقب میں منع زکوٰۃ کا فتنہ پیدا ہوگیا اور وبا کی طرح سارے ملک میں پھیل گیا، عرب کے سارے قبائل کہنے لگے کہ ہمیں نماز، روزہ، حج سے انکار نہیں مگر ہم زکوٰۃ میں ایک جانور بھی نہیں دیں گے۔ ایک دو قبیلے ہوں تو خیر، دو چار قبائل کو

www.abulhasanalinadwi.org

چھوڑ کر سارا ملک یہی کہہ رہا تھا، حضرت ابوبکرؓ کی نگاہ بصیرت نے دیکھ لیا کہ زکوٰۃ کا انکار ارتداد کا پیش خیمہ اور دین سے بغاوت کی زنجیر کی وہ کڑی ہے جس کے ساتھ تمام کڑیاں پیوست ہیں، کفر و تحریف کا یہ دروازہ اگر کھلا تو قیامت تک بند نہیں ہو سکتا، آج زکوٰۃ کی باری ہے تو کل نماز کی اور پھر روزہ حج کا تو اللہ ہی حافظ ہے، مستقبل کا خطرہ اگر نہ بھی ہوتا تو بھی ابوبکرؓ کو یہ گوارا نہ تھا کہ دین کا جو مجموعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے ہیں اور ابوبکرؓ اس کے متولی مقرر ہوئے ہیں کوئی نقص واقع ہو، اس موقع پر ان کی زبان سے بے ساختہ جو جملہ نکلا تاریخ نے بے کم و کاست محفوظ کر لیا ہے، وہ ان کے دلی جذبات، دین سے تعلق اور ان کے مقام صدیقیت کا ترجمان ہے انہوں نے فرمایا "اینقص الدین وانا حی" (کیا ابوبکرؓ کی زندگی میں اللہ کے دین میں قطع و برید ہوگی؟) انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ فتنہ کا یہ دروازہ بند کیا جائے گا، چاہے مسلمانوں کی لاشوں سے، اب سارا مدینہ ایک طرف تھا اور ابوبکرؓ ایک طرف تھے، صحابہؓ کہتے تھے کہ صرف ایک رکن کے ترک سے مانعین زکوٰۃ کے ساتھ مشرکین و کفار کی طرح کس طرح قتال جائز

www.abulhasanalinadwi.org

ہے کچھ لوگ کہتے تھے کہ سارا عرب اس فتنہ میں مبتلا ہے کس کس سے جنگ کی جائے گی، اس وقت تو یہی غنیمت ہے کہ ہم مدینہ میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتے رہیں، لیکن حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے کہ خدا کی قسم اگر ایک بکری کا بچہ بھی جو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے روک لیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا، آخر کار ابوبکرؓ کا یقین اور جذبہ تمام شبہات و ترددات پر غالب آیا اور سب نے ان کا ساتھ دیا، آپ نے مختلف سمتوں پر گیارہ فوجیں روانہ کیں، تین تو مستقل مدعی نبوت تھے جن کی سرکوبی کرنی تھی عرب کے تمام جنگ آزما اور سورما جنھوں نے بعد میں عراق وایران فتح کیا ہے ان مدعیان نبوت اور مرتدین کے ساتھ تھے اور عرب کی پوری جنگی قوت اور شجاعت اسلام کے مقابلہ میں میدان میں آگئی تھی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اتنی بڑی جنگی طاقت اس سے پہلے کبھی اسلام کے مقابلہ میں نہیں آئی تھی۔

ادھر مدینہ خالی ہو گیا تھا، اس کی شہرت ہو گئی کہ مدینہ میں لڑنے والے تھوڑے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ کی حفاظت کے لئے حضرت علیؓ، طلحہؓ زبیرؓ اور ابن مسعود رضی اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

عنہم کو مقرر کیا اور اہل مدینہ کو مسجد نبوی میں حاضر رہنے کا پابند کر دیا اس لئے کہ یہ معلوم نہ تھا کہ دشمن کس وقت حملہ کر دیں گے ، تین ہی دن گزرنے پائے تھے کہ رات کو یکایک حملہ ہو گیا، محافظ دستہ نے حملہ آوروں کو روکا اور ابوبکرؓ کو اطلاع دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اہل مسجد کو اطلاع کی اور دشمن کو پیچھے دھکیلتے ہوئے ذی حسی تک پہونچا دیا، وہاں انہوں نے مشکیزوں میں ہوا بھر کر رسیوں سے باندھ رکھا تھا ان کو انہوں نے زمین پر اس طرح گھسیٹا کہ مسلمانوں کے اونٹ اس طرح بدکے کہ مدینہ پہونچ کر دم لیا ، مرتدین کو مسلمانوں کی کمزوری کا احساس ہوا اور انہوں نے اپنے بڑے مرکز ذی القصہ میں اس کی اطلاع کی اور وہاں سے نئے حملہ آور آگئے حضرت ابوبکرؓ رات بھر جنگ کی تیاری کرتے رہے اور صبح ہی اچانک کھلے میدان میں دشمن کے سر پر پہونچ گئے اور ان کو تلواروں پر رکھ لیا، سورج نکلتے نکلتے دشمن کے قدم اکھڑ گئے ، حضرت ابوبکرؓ نے ذی القصہ تک ان کا تعاقب کیا، اس فتح سے ارتداد کی طاقت پر اچھی ضرب پڑی لیکن قبیلہ عبس و ذبیان نے اپنے قبیلوں کے مسلمانوں کو چن چن کر قتل کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ وہ

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں کا پورا بدلہ لیں گے اور جتنے مسلمان شہید ہوئے ہیں ان سے زائد مشرکین کو قتل کریں گے، اس عرصہ میں مدینہ طیبہ میں زکوۃ کے جانور پہنچے ادھر حضرت اسامہؓ کا لشکر چالیس دن کی غیر حاضری کے بعد واپس ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا اور ان کے لشکر کو آرام کرنے کا حکم دیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر باہر نکلے مسلمانوں نے ان کو اللہ کا واسطہ دیا کہ وہ مدینہ ہی میں رہیں، انہوں نے فرمایا میں مسلمانوں کے ساتھ پوری مساوات کا سلوک کروں گا اب یہ آرام کریں گے اور میں جاؤں گا، چنانچہ مدینہ سے نکل کر دور تک دشمن کو ہزیمت دیتے چلے گئے اور مسلمانوں کا رعب قائم ہو گیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے یقین اور جوش نے مسلمانوں میں جو جذبہ جہاد اور سرفروشی کی روح پیدا کردی تھی اس کا اندازہ کرنے کے لئے بیسیوں معرکوں میں سے صرف یمامہ کی جنگ کے حالات کافی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جذبہ اور روح کے بغیر ارتداد کا فتنہ عالم آشوب اور قبائل عرب کی نسلی عصبیت اور بدوی شجاعت کا مقابلہ (جس نے کچھ ہی عرصہ بعد ایران و شام کی فوجوں کے چھکے چھڑا دیئے) ممکن ہی نہ تھا غور سے دیکھا

www.abulhasanalinadwi.org

جائے تو معلوم ہوگا کہ اس قالب میں ابوبکرؓ کا یقین اور ان کا جذبہ کار فرما تھا۔

یمامہ نجد میں واقع ہے یہ قبیلہ بنی حنیفہ کا مرکز تھا، بنی حنیفہ جو ربیعہ کی ایک شاخ ہے جاہلیت میں سخت ترین عداوت اور موروثی دشمنی اور عصبیت تھی اسی قبیلہ میں مسیلمہ نے نبوت کا دعوی کیا اور کچھ لوگوں کو اپنی شعبدہ بازیوں سے اور زیادہ تر خاندانی عصبیت و حمیت کی بناء پر اور قریش کی دینی مرکزیت اور سیاسی طاقت کو توڑنے کے لئے اپنا ہمنوا بنا لیا، حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا اور مہاجرین و انصار اور اکابر صحابہؓ کی ایک بڑی جمعیت کو ان کے ساتھ کیا، بنو حنیفہ نے یمامہ کو اپنی چھاؤنی بنایا تھا، ان کے لشکر میں چالیس ہزار لڑنے والے تھے، جنگ سے پہلے بنوحنیفہ کے مقرر نے نہایت پرجوش تقریر کی اور سارے قبیلہ کو مرنے مارنے پر آمادہ کر دیا، مہاجرین کا جھنڈا سالم مولی ابی حذیفہؓ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا ثابتؓ بن قیس کے پاس لوگوں نے سالمؓ سے کہا کہ ہمیں تمہاری طرف سے خطرہ ہے انہوں نے فرمایا پھر میں حافظ قرآن کیسا، تف ہے مجھ پر، دوسرے

www.abulhasanalinadwi.org

قبیلے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے تھے ، لڑائی شروع ہوئی اور اتنی سخت ہوئی کہ مورخ ابن اثیر کہتا ہے کہ اس سے پہلے مسلمانوں کو اس سے سخت جنگ کبھی پیش نہیں آئی تھی یہاں تک کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے ، مسلمانوں نے ایک دوسرے کو للکارا کہ کہاں جاتے ہو، انصار کے علم بردار ثابتؓ نے کہا مسلمانو ! پیچھے ہٹنے کا تم نے برا دروازہ کھولا ہے اے اللہ میں بنو حنیفہ (مرتدین) کے عمل سے بیزار ہوں اور مسلمانوں کے عمل سے معذرت خواہ ہوں یہ کہہ کر آگے بڑھے اور شہید ہو گئے ۔ حضرت زید بن الخطابؓ نے جو حضرت عمرؓ کے بھائی تھے ، مسلمانوں کو آواز دی کہ نگاہیں نیچی کرلو دانتوں کو دبا لو اور دشمن کے قلب میں گھس جاؤ اور مارتے ہوئے بڑھے چلو، حضرت ابوحذیفہؓ نے کہا کہ اے قرآن والو آج اپنے عمل سے قرآن کو آراستہ کرو ۔ حضرت خالدؓ نے زور کا حملہ کیا اور دشمن کو بہت پیچھے دھکیل دیا، اب گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی، بنوحنیفہ اپنے ایک ایک قبیلہ کا نام لے کر جوش پیدا کر رہے تھے اور گھٹنے ٹیک کر لڑ رہے تھے ، لڑائی کا یہ طور تھا کہ کبھی مسلمانوں کا پلہ بھاری معلوم ہوتا تھا کبھی مرتدین کا، اسی عرصہ میں سالمؓ مولی ابی حذیفہؓ

وزید بن الخطابؓ کام آگئے ، حضرت خالدؓ نے لڑائی کا یہ رنگ دیکھا تو کہا لوگو! ذرا الگ الگ ہو جاؤ تاکہ ہم کو ہر قبیلہ کی شجاعت اور سرفروشی کا اندازہ ہو اور اس کا پتہ چلے کہ ہمارا کون سا بازو کمزور ہے جس سے ہم کو نقصان پہونچ رہا ہے چنانچہ قبیلے قبیلے جدا ہوگئے اور لوگوں نے کہا کہ اب فرار سے شرم آنی چاہئے ۔ اس کے بعد سخت خونریز معرکہ ہوا اور میدان لاشوں سے پٹ گیا زیادہ تر مہاجرین و انصار اس معرکہ میں کام آئے ۔ مسیلمہ ایک جگہ جما کھڑا تھا اور اس کے گرد لڑائی کی چکی چل رہی تھی۔ حضرت خالدؓ نے بھانپ لیا کہ جب تک مسیلمہ نہ مارا جائے گا بنو حنیفہ کے حوصلے پست نہیں ہوں گے ۔ حضرت خالدؓ سامنے آگئے اور یا محمداہ (جو اس وقت مسلمانوں کا شعار تھا) کہہ کر اپنے مقابلہ کے لئے للکارا اور جو سامنے آیا اس کو خاک و خون میں سلا دیا، جب کئی پہلوان مارے گئے تو حضرت خالدؓ نے مسیلمہ کو آواز دی کہ مقابلہ پر آؤ ۔ اس نے منظور نہیں کیا ، حضرت خالدؓ نے زور کا حملہ کیا، مسیلمہ کے قدم اکھڑ گئے اور جو لوگ اس کے گرد و پیش تھے وہ اپنی جگہ پر برقرار نہ رہے حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کو للکارا اور مسلمان ہر طرف سے ٹوٹ

www.abulhasanalinadwi.org

پڑے اور بنو حنیفہ پسپا ہوگئے اور انہوں نے مسیلمہ کو آواز دے کر کہا کہ جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے تھے وہ کہاں ہے؟ مسیلمہ نے کہا کہ اب اس وقت اپنے خاندان اور اپنے قبیلہ کی طرف سے لڑو، اس عرصہ میں بنو حنیفہ کے سردار محکوم نے اپنی قوم کو آواز دی کہ باغ میں آجاؤ، بنی حنیفہ ہر طرف سے سمٹ کر باغ میں آگئے اور دروازہ بند کرلیا، براء بن مالکؓ نے کہا کہ مسلمانو! مجھے اٹھا کر باغ میں پھینک دو، لوگوں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے خدا کی قسم دی کہ مجھے باغ کے اندر ڈال ہی دو، چنانچہ لوگوں نے ان کو اٹھا لیا اور وہ کسی طرح دیوار پر چڑھ گئے اور باغ میں کود گئے اور دروازہ کھول دیا۔ باغ میں پہنچ کر ایسی گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ باید و شاید، فریقین کے کشتوں کے پشتے لگ گئے، خاص طور پر بنی حنیفہ کا سخت جانی نقصان ہوا، انصار کے علمبردار ثابت بن قیسؓ بھی شہید ہوئے، ان کا پاؤں ایک شخص کی تلوار سے کٹ گیا تھا انہوں نے وہی پاؤں اس زور سے اس شخص کے منہ پر مارا کہ وہ مرگیا، وحشیؓ جو حضرت حمزہؓ کے قاتل تھے اور اپنے اس گناہ کے کفارہ کی فکر میں رہا کرتے تھے مسیلمہ کی تاک میں تھے انہوں نے اپنا بھالا پھینک مارا جو

www.abulhasanalinadwi.org

ٹھیک نشانہ پر لگا، ایک انصاری نے بڑھ کر مسیلمہ کی گردن اڑا دی، مسیلمہ کا قتل ہونا تھا کہ بنو حنیفہ کے قدم اکھڑ گئے، مسلمانوں نے ان کو تلواروں پر رکھ لیا اور ان کے اکثر آدمی مارے گئے، مسلمانوں میں سے صرف مہاجرین میں سے تین سو ساٹھ آدمی کام آئے، سیکڑوں حافظ قرآن تھے جنھوں نے اس میدان میں شہادت میں اپنے علم و عمل کا حق ادا کیا۔

بنی حنیفہ کے سردار مجاعہ نے غلط بیانی اور فریب دہی سے حضرت خالدؓ سے ایسی صلح کرلی جس میں قبیلہ کی جان محفوظ ہو گئی، بعد میں دربار خلافت سے حکم آیا کہ بنو حنیفہ میں سے کوئی مرد نہ چھوڑا جائے مگر حضرت خالدؓ نے صلح نامہ کی پوری پابندی کی اور اطلاع دے دی کہ صلح ہو گئی تھی اس لئے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ سے کہا کہ تم اپنے چچا پر قربان نہ ہو گئے، زیدؓ شہید ہو گئے اور تم زندہ موجود ہو، میں تمہارا منہ دیکھنا نہیں چاہتا، عبداللہؓ نے کہا کہ اس میں میرا کیا قصور ہے، ہم دونوں نے شہادت کی تمنا کی تھی ان کی تمنا پوری ہو گئی میری تمنا پوری نہیں ہوئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ مدعیان نبوت کے یکے بعد دیگرے جب قتل و شکست اور مرتد قبائل کی ہزیمت اور قتل و غارت سے سارا عرب مرتدین سے صاف ہو گیا، حضرت ابوبکرؓ اور ان کے امراء جیوش نے عرب کا گوشہ گوشہ اور قبیلہ قبیلہ مرتدین سے صاف کر دیا اور مرتدین سے صاف طور پر کہلوا دیا کہ ہم کفر پر تھے، ہمارے مقتول ناری اور تمہارے مقتول شہید ہیں جو کچھ میدان جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ مال غنیمت ہے اور ان کے ہاتھ سے جو مسلمان شہید ہوئے ان کی دیت (خون بہا) دی جائے گی اور جو مرتدین کے ہاتھ آیا ہے وہ مسلمانوں کو واپس کیا جائے گا اور جو اب بھی ارتداد پر باقی رہنا چاہتے ہیں وہ عرب کی سرزمین چھوڑ دیں اور جہاں سینگ سمائے چلے جائیں۔

اس فتنہ ارتداد کا خاتمہ حضرت ابوبکرؓ کا وہ کارنامہ ہے جس کی نظیر سے امتوں کی تاریخ خالی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کردیا۔ آج دنیا میں اگر اسلام محفوظ ہے اور اس کی شریعت بے کم و کاست موجود ہے۔ تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارواحنا فداہ) کے بعد حضرت ابوبکرؓ

www.abulhasanalinadwi.org

ہی کی استقامت ، عزیمت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے اج روئے زین پر جہاں کہیں اسلام کا کوئی رکن ادا ہو رہا ہے ، کوئی اسلامی شعار بلند ہے اور کہیں دین پر عمل ہو رہا ہے اس میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ ہے ، آج نماز کی ہر رکعت زکوٰۃ کا ہر پیسہ، روزہ کی ہر گھڑی، حج کے ہر رکن کے ثواب میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ ہے ، اس لئے کہ اگر زکوٰۃ کے بارہ میں ڈھیل دی جاتی تو نہ نماز رہتی نہ روزہ ، نہ حج اور جب تک یہ دین دنیا میں باقی ہے (اور وہ ..... قیامت تک باقی ہے) حضرت ابوبکرؓ کو اس امت کے اعمال کا اجر ملتا رہے گا، رضی اللہ عن ابی بکر و ارضاہ۔

اور یہ عزیمت و استقامت حضرت ابوبکرؓ کے اس یقین کا نتیجہ تھا جو ان کو مشکوٰۃ نبوت اور مرکز ایمان و یقین سے ملا تھا اور جس کی بنا پر وہ صدیق اکبرؓ کہلاتے ہیں جس کی بدولت انہوں نے دین کی گرتی ہوئی عمارت کو تھام لیا۔ اور اسکی ڈوبتی ہوئی کشتی کو اپنی ہمت اور قوت سے پار لگا دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر ایک ایسا وقت آیا تھا اگر اللہ تعالیٰ بروقت ابوبکرؓ کو کھڑا نہ کر دیتا تو ہماری ہلاکت میں کوئی کسر باقی

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں رہ گئی تھی ، ہم نے اس پر اتفاق کر لیا تھا کہ اونٹ کے بچے (زکوٰۃ کے جانور) کے بارہ میں ہم جنگ نہیں کریں گے اور مدینہ میں رہ کر اللہ کی عبادت جو کچھ بن پڑے گی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا وقت آجائے لیکن ابوبکرؓ اڑ گئے اور مرتدین کی ذلت و خواری اور ان کے فتنہ کے سد باب سے کم کسی چیز پر رضامند نہیں ہوئے ۔

لیکن اس یقین کے سلسلہ میں یاد رہے کہ جو یقین کسی ضد یا نفسانیت کی بناء پر ہوتا ہے یا کسی انسانی طاقت یا بیرونی امداد کے بھروسہ پر ہوتا ہے اور اس کا سرچشمہ ایمان ، عمل صالح ، اعتماد علی اللہ نہ ہو، بلکہ مادی اسباب ، سیاسی تدبیر اور جوڑ توڑ ہو، اس کا انجام بعض اوقات بہت خراب ہوتا ہے ۔ واقعات بتلاتے ہیں کہ ایسا یقین اور ایک شخص کی ضد اور نامعقول اڑ پر قربان ہوگئی ہیں ۔اس یقین کے لئے جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے کہ :-

(۱) وہ خالص اللہ کے اعتماد پر مخلوق کے کسی وعدہ یا کسی امید پر نہ ہو۔

(۲) مشورہ و تدبیر میں کمی نہ کی جائے ۔ پھر بصیرت ایمانی جو

www.abulhasanalinadwi.org

کچھ فیصلہ کرے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جائے ۔

(۳) صاحب یقین ایمان و اخلاص کی دولت سے مالا مال اور عمل صالح سے متصف ہو اور اللہ تعالیٰ سے بندگی کا خصوصی تعلق رکھتا ہو۔

(۴) اس کی بنیاد حق اور صداقت ہو ، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا مقدمہ جعلی اور کمزور نہ ہو ۔

ان صفات کے بعد وہ پیش آئے گا جس کا وعدہ اس آیت میں کیا گیا ہے ۔

"اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیھِمُ المَلٰئِکَۃُ اَنْ لاَّ تَخَافُوا وَلاَ تَحزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّۃِ الَّتِی کُنْتُم تُوعَدُونَ ۔ نَحْنُ اَولِیَآءُ کُمْ فِی الحَیَاۃِ الدُّنیَا وَفِی الاٰخِرَۃِ"۔

آج عالم اسلام پر جو مصائب آرہے ہیں ، اور دین کا ایوان جس طرح تزلزل میں ہے مسلمانوں کے حوصلے جس طرح پست اور ان کی طبیعتیں جس طرح افسردہ ہوتی جارہی ہیں اور وہ اسلام کے مستقبل سے گویا نا امید جا رہے ہیں، یاس و ناامیدی کے الفاظ جس طرح زبانوں اور قلم پر آنے لگے ہیں اس میں

www.abulhasanalinadwi.org

اسی یقین کی ضرورت ہے، جو گرتے ہوئے دلوں کو تھام لے، بجھتی ہوئی طبیعتوں کو گرمادے اور سوتی ہوئی ہمتوں کو جگا دے، خیال فرمائیے، فتنہ ارتداد کی اس صورت حال اور موجودہ صورت حال میں کتنا بڑا فرق ہے۔ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نے نیم جان اور بے حال کر دیا تھا، ہر شخص یتیمی کی کیفیت محسوس کر رہا تھا، وہ عزیز ترین ہستی جو زخموں کا مرہم اور دلوں کی ڈھارس تھی اور جس کو اپنے میں پاکر تمام مصیبت فراموش اور ہر غم غلط ہو جاتا تھا اور جس کے چہرے کو دیکھ کر نازک دل عورت جس کو باپ، بھائی، بیٹے، شوہر کی شہادت کا تازہ تازہ داغ لگا تھا پکار اٹھتی تھی "کل مصیبة بعد جلل یا رسول اللہ"

آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے یا رسول ﷺ اللہ

وہ ان کے درمیان سے اٹھ جاتی ہے اور اس کے اٹھتے ہی ہر طرف سے نرغۂ ہوتا ہے اسلام کی وہ پونجی اور راس المال جو اس کا اصل سرمایہ تھا یعنی عرب اور قبائل عرب وہ ان کے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے، اسلام جو عرب کے گوشہ گوشہ میں پھیل گیا تھا سمٹ کر صرف مدینہ، مکہ اور طائف میں محصور ہو جاتا ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

دشمنوں کی مرکز اسلام (مدینہ) پر بھی نگاہیں ہیں اور صبح و شام حملہ کا خطرہ ہے ، دائیں بائیں کی ایرانی اور رومی شہنشاہیاں بھی تاک میں ہیں ان سے چھیڑ چھاڑ شروع ہو چکی ہے ۔ قرآن مجید سینوں میں ہے ۔ اس کی تعلیم کی ابھی عالمگیر اشاعت بھی نہیں ہوئی ۔ اسلام کی ساری متاع ایک سفینہ پر ہے اور وہ سفینہ تلاطم میں ہے ، لیکن اللہ تبارک و تعالی کی ہزار ہزار رحمتیں ابوبکرؓ کی روح پاک پر اور ان کے وفاداروں سرفروش رفیقوں پر کہ نہ ان پر نا امیدی کا غلبہ ہوا نہ ان کے حوصلے پست ہوئے نہ ہمت شکست، انہوں نے ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی آخری خواہش اور منشاء کی تکمیل کی، دوسری طرف سارے جزیرہ نمائے عرب کی پھیلی ہوئی ارتداد کی آگ کو بجھایا، پھر ایسے وقت میں دنیا کی دو عظیم ترین سلطنتوں پر حملہ کر دیا وہ اسلامی فوجیں جو مرتدین سے جہاد کر کے بیٹھنے نہ پائی تھیں عراق و شام کی ان سلطنتوں کے سر پر پہنچ گئیں جن کے وسائل و ذخائر غیر محدود اور جن کی مملکت ان کے خیال سے زیادہ وسیع تھی اور پھر جب تک عراق سے لے کر ہندوستان تک اور عرب کی شمالی سرحد سے آبنائے طارق اور آبنائے باسفورس تک سارا میدان کانٹوں

www.abulhasanalinadwi.org

سے صاف نہیں کر دیا چین سے نہیں بیٹھے ، یہاں تک کہ ایشیاء میں چین چھوڑ کر تمام متمدن ممالک ، افریقہ کا سارا آباد اور تمدن علاقہ اور یورپ کا ایک حصہ اسلام کا زیر نگین ہوگیا۔

لیکن اس وقت کے مقابلہ میں آج دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہے اس وقت مسلمان صرف مدینہ مکہ اور طائف میں رہ گئے تھے لیکن آج دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام کے نام لیوا موجود نہ ہوں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ہزاروں سے زیادہ تھی لیکن آج وہ اسی کروڑ سے بھی متجاوز ہیں، اس وقت تین شہروں کو چھوڑ کر اور کہیں مسلمانوں کو حاکمانہ اقتدار حاصل نہ تھا لیکن آج ان کی بیسیوں حکومتیں موجود ہیں اور لاکھوں مربع میل زمین ان کے زیر اقتدار ہے ، اس وقت مشکل سے ایسے مسلمان موجود تھے جنہیں اطمینان کے ساتھ دونوں وقت کھانا میسر تھا لیکن آج شاید ہی کوئی ایسا ہو جو بھوکوں مر رہا ہو، اس وقت ہزاروں کی دولت رکھنے والے مسلمان بھی انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے لیکن آج کروڑوں کی مالیت رکھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں سے متجاوز ہے ۔ آج نہ یاس کا موقع ہے نہ ہراس کا ۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ اللہ کے بندے بن جائیں ، اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کو ایمان و یقین اور عمل صالح سے آراستہ کریں، اگر ہم نے ایسا کر لیا تو تمام خطرات اور شبہات یقین کی حرارت اور عمل کی قوت کے سامنے اس طرح ناپید ہو جائیں گے جس طرح صبح کا کہر اور رات کی شبنم سورج کی گرمی کے سامنے ناپید ہو جاتی ہے۔

بشکریہ ماہنامہ تعمیر حیات لکھنؤ مندرجہ مورخہ

۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

مجھے حکمِ اذاں ہے
لا الٰہ الا اللہ

ذکر الٰہی روح کی غذا ہے. قلب و ذہن کی صفائی کے لئے یہ واحد علاج ہے. اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر اطمینان قلب حاصل نہیں ہوسکتا.

روزانہ صرف دس منٹ اس کے لئے مخصوص کر لیجئے اور دس تسبیحات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کسی بھی نماز کے بعد پڑھیئے.

اوّل و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر یہ دس تسبیحات پڑھیئے. انشاء اللہ سات یوم میں فوائد محسوس ہوں گے اور چالیس یوم کے بعد ذکر کی لذت اطمینانِ قلب اور سکون حاصل ہوگا.

بہتر وقت فجر کی نماز کے بعد اشراق سے قبل ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو عشاء کے بعد بھی دوبارہ پڑھ لیجئے.

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے دعائیں مقبول ہوں گی قبولیت دعا کے لئے یہ وظیفہ نہایت مفید ہے. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیل چوک کراچی ۷۴۲۰۰

www.abulhasanalinadwi.org

حقیقتِ ایمان کا مزا

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ:

تمہیں ایمان کا لطف و مزہ اس وقت تک نہیں حاصل ہو سکتا جب تک تم یہ نہ یقین رکھو کہ اچھا یا برا جو کچھ تمہارے ساتھ پیش آ رہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ انتقال کے وقت اپنے صاحب زادہ سے فرمایا:

پیارے بیٹے تمہیں حقیقتِ ایمان کا مزہ اس وقت تک قطعاً نہیں حاصل ہو سکتا، جب تک تم یہ نہ یقین رکھو کہ جس آزمائش و پریشانی سے تم دوچار ہوئے، وہ تم سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جس سے تم محفوظ رہے وہ تمہیں کبھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں رچ بس جائے، یہاں تک کہ مجھے یہ یقین ہو جائے کہ مجھے وہی مصیبت پہنچ سکتی ہے جس کو تو نے میرے لئے مقدّر فرما دیا ہے اور تو نے میرے لئے جو روزی و سامانِ معیشت مقدّر فرما دیا ہے اس پر راضی و قانع رکھ۔

رسالۃ المسترشد

حارث محاسبی بغدادی (تحقیق و تخریج شیخ عبد الفتاح ابو غدہ)

صدیقی ٹرسٹ

تحقیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

القادر پرنٹنگ پریس فون: ۴۳۲۳۴۳۸

www.abulhasanalinadwi.org